

فقہ اور اس کے مانند

فقہ کے تعریف

لغوی معنی لفظ "فقہ" بُرلنی زبان کے صادہ (ف، ق، ه) سے نکلا ہے۔ جس کے معنی "کہری سمجھہ بوجہ" یا "رُقیق فہم" کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہی لفظ "فقہ"

اس صافی معنی آیا ہے -

لَهُمْ فِلَوْبٌ أَلَا يَفْعَهُونَ بِهَا وَ
جَنْ كَدْ دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے۔

اس سے د اخ ہوتا ہے کہ "فقہ" کا مطلب کسی بیز رُسطھی نہیں بلکہ لہر ان سے سمجھنا ہے -

(الاسراء ف: ۱۶)

اصلاحی شرح میں فقہ کی تعریف یہوں کی گئی ہے :
العلم بالاحق الشريعة العلمية المكتتب من ادلهها التفصيلية

اس تعریف کے پھار الام عناصریں ہیں :
لحن "ایسا علم جو شریعی عمل احکام کو ان کی تفصیل درائل سے شامل کرے۔"

- 1- علم : یعنی تحقیق اور اجتہاد کے ذریعہ شامل کی جو سمجھہ -
- 2- احکام شرعیہ : جن کا تعلق عمل ہے (عبارات ، مصالحت ، حروف و نیرو)
- 3- عملی : فقہ کا تعلق عمل ہے ، عقوبات سے نہیں -
- 4- دلائل قصیلیہ : یعنی قرآن ، سنت ، اہماع ، قیاس و نیرہ -

خلال صمد تعریف :

فقہ دراصل وہ علم ہے جو بیاناتیں کے مطابق کسم ہو ناچاہے ہے انسان کا سہ ملما شرعاً کے مطابق کسم ہو ناچاہے ہے

لینف: تم آن اور حریث میں اگر بھلی اہم تر کا اسی حکم کا ذریعہ اور اسلام کا اسے منسوج نہ کیا ہو تو وہ شریعت مجری میں بھی مانا جائے گا۔

فقہی حشست:

- امول فقہ میں اس بابت ہم اتنا لفظ میں لکلن اکثر عملہ اسے تب ماننے پس جب:

 - تم آن پا و پیش نے اس کی تحریر کی ہو۔
 - وہ عقل و افہام کے خلاف نہ ہو۔

مشتبہ: قضاصر (قتل کے بعد قتل)۔ یہ حلم تورات میں بھی ہذاہ قرآن نے ملکے برمدار رکھا۔

نئی بحث:

فقہ کا نظام نہایت وسیع، لکلار اور عقول و نقل یہ مبنی ہے اس کے بنیادی اور ثانوی صاف ذریعہ ایسے امول فرم الہم ترے ہیں جن سے ہم وہ میں اور ہم نے مسئلہ کا شرعی حل نکلا جاسکتا ہے۔ یہ اسلامی اسلام کی آقا قسم جامعیت اور علمی قابلیت کا زندہ ثبوت ہے۔

References:

- Mahazirat-e-Fiqh by Dr. Mahmood Ahmad Ghazi.
- Chat Qpt.

لطفا: ایسے عمل کو روک دینا جو بطاہ بر جائز ہے، لیکن وہ اسی کسی حرفاً بانداز
دہ جنم کا دریعہ بن سکتا ہو۔
فقط ایسے: امام ماکری اور حنبلؓ فتحاء اس اصول پر درج ہے۔

مثال: امام ماکری اور حنبلؓ فتحاء اس اصول پر درج ہے۔

مسیحی کے ارز رمود بائل سے تحریر ہے۔ بطاہ بر جائز یوسکتا ہے۔ بیلن اماز
میں خلل، نادریم کا مسئلہ یا دینی یہ ادب کے سبب فتحاء اس پر یا بزری لگاسکتے
ہیں۔

دوسرے نکلے:

اس اصول کو "احتیاطی اصول" جھیلایا جانا ہے۔

لطفا:

قول مکابی

لطفا: اگر کسی مکابی (رسولؐ کا قول کسی مشتبہ میں یہ اور اس پر کسی اور مکابی نے
اختلاف نہ کیا ہو تو اس قول کو شریعت میں دلیل کے طور پر لیا جاسکتا ہے۔

فقط ایسے: تمام فتحی مکابی قبول مکابی کو ثبوت کے طور پر قبل کرتے ہیں، خاص
طور پر جب اجماع نہ ہو۔

مثال: حضرت عمرؓ نے طلاقِ ثلاٹ (ایک سالہ تین طلاق) کو نافرکیا، حالانکہ
ایک طلاق کا حکم خدا۔ وقت میلانے ان کے اجتماع کو قبول نہیں کیا کیونکہ وہ مکابی اور خلاف
خط ہے۔

اسٹھن بلے:

لطفا: وقت میں اسٹھن بلے کا مطلب ہے:
"کسی جنم کا بھل سے موجود حکم اسی وقت تک ہے کہ قرار رکھا جب تک اس کے
خلاف کوئی سبی دلیل نہ آ جائے۔"

وقتی حبیث:

اول وقت میں ایک بمناری قابو ہے۔

مکتبہ اگر ایک شفیع شادی شدہ ہے اور طلاق کا کوئی بہوت نہیں تو فتحی طور پر وہ
شادی شدہ ہے، مانا جائے گا جیسا کہ اسیں بھو۔

استئصان کا مطلب ہے :

”کسی عالم اصول کو چھوڑ کر، کسی خامن دلیل یا مصلحت کی بدلہ بر حضور مولانا فیضعلی رینا“ اول کو چھوڑ کر اسکی وادیا جاتا ہے۔

فقطیہ حشمت: اصم ابوحنین فرماتے ہیں :

”میں قیاس کو چھوڑ کر جب استئصان کرتا ہوں تو وہ قوی دلیل کی بدلہ بر ہوتا ہے“

مثال: اصول طور پر بیع (خرید و فروخت) میں مذکور ہجیر فروخت، لرنا جائز نہیں بلکہ، ”لرنا، بجلی اور گیس“ افر و فوت کی جاسکتی ہے حالانکہ یہاں ظمیں نہیں ہوتیں۔ فقہاء اسکے کو بنیارہم اسے جائز فرم اردا ہے۔

7- محکام مرسلا:

نحو رفیق: ایسا کام جو قرآن و سنت میں ہے اسے محکام مرسلا کہتے ہیں۔

نحو حشمت: اس اصول کو امام مالک نے فتاویں طور پر اختیار کیا ہے صاف نہ ہے۔

ہمثل: شافتی کارڈ، نقاح و جسمیں، کرنیں نوٹ و نینہ شریعت میں ہیں ہے۔ لیکن امر کر اجتنامی محدث کے لیے انہیں فتویں فرم اردا گیا۔

8- لکر فدہ:

لکر فدہ: برف کا مطلب ہے لوگوں کا محول کا جلن یا رواج جو معاشرے میں ہے جو جائے۔

احوال وہ میں لقاویہ:

”برف کو ایسا ہی سمجھا جائے گا جیسے لوئی شرط ہے۔“

ہمثل: شاری کے موقع پر کچھ تاثر میں ہو لے خانہ ان میں سامنے ہیں، اگر شریعت سے مرض اور نرخوں تو انہیں قبول کیا جاتا ہے۔

شراب کی حرمت: مر آن میں صرف انکو کسی شراب حرام ہے۔
بسہ اور منشیات: (جیسے بیٹری، ڈائیز الیٹر) کا قیاس ختم ہم کیا جاتا ہے یہ تو نہ علت نہ
لی مزروت ہوئی ہے۔

5۔ اجتہاد:

اجتہاد کا مطلب ہے: اپنی علمی، عقلی و رفتہ قابلیت کو بروئے کار لانے ہوئے
کسی نئے مسئلے پر شرکی حکم تلاش کرنے
جب تم آن، دریب نہیں، اچھا یا قیاس سکوئی برہ راست ہو اب نہیں۔ تو اہل علم
اجتہاد کرے ہیں۔

شراط مبتدا:

- قرآن و حدیث کا معلم
- اور اول فقہ یعنی مذکور
- میری زبان یعنی قدرات
- عقل و فہم، دیانت داری، نسبی خالص

اجتہاد کی اقسام:

- 1- اقرادی یعنی اجتہاد
- 2- اجتماعی اجتہاد (جدید فقہی ادا و اون جیسے مجمع الفقہ الاسلامی میں پوتا ہے)

ممثل:

- انسٹورنس
- بینکاری
- انٹر بینٹ نجاح
- بس نے مسائل ہیں جن پر فقہی اجتہاد کے ذریعے شرکی رائے دی۔

اجتہاد اور فقہ میں پوزیشن:

- اجتہاد: خود حکم نہ کرنا
- تقلید: کیا سہ موجود حکم کو مانا

ثلاحدہ:

اجتہاد کا عہد حاضر کی مزروت پاٹ کا حصہ سے بڑا ہے۔ اہل علم اس سے
دریور کے مشرقی سوالات کا شرکی جوبل دیتے ہیں۔

بھی و قرآن و سنت کے بعد تیسرا ماذ فقة سمجھا جاتا ہے۔
اجماع سے یہ اصول قائم یوں ہے اہم ترین ایں کہ ایسے جمع نہیں یوں سکتی۔
بنی کامان ہے : "میری اہم کچھ گمراہی پر جمیع نہیں یوں سکتی۔" (ترمذی)
اجماع نہیں استقامت، و صرف، اور تسلسل فرما کرنا ہے تالہ فہی اہول دقت کے ساتھ
برقرار رہیں۔

اجماع کی مثالیں :

- 1- مہاذ بیونگانہ : تمام علماء اور حنفیہ کرامہ کا اجماع ہے کہ زائد پنج وقت کی مہاذ فرض ہے۔
- 2- مرہٹ شراب : شراب کی حرمت پر کوئی اختلاف نہیں، تمام علماء کا اجماع ہے کہ شراب حرمت ہے۔
- 3- وراثت کے اصول : قرآن کے بعد حصہ اپنے کرام اور نارجیس کا اجماع ہے کہ مرد کو مددت کے حکایا

اجماع کی حکایت:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
اور جو شخص راہ حق و ایخ یونز کے بعد رسولؐ کی حیالفت کرے اور اپل ایمان کے طبقہ کے خلاف را ہاختا رکرے، لہم ایسے اسی راستے پر ڈال دیں گے جس کی معرفہ ہے کہ خلاصہ اجماع فقہ کا پیشہ امام اخزیم جو اس وقت پر اپنے ہمارے حب سے سسی زمانے میں تمام محبتیں کسی فریضی مسئلے پر ایک راستہ پر متفق یوں ہے۔

4- قیامیں:

تعارف دین: قیاس کا مطلب ہے:

سس نے مسئلہ کو پرانے مسئلے سے تشبیہ دیا
اور اس کا حکم اخذ کرنا۔
جو کوئی کرنے رائے قائم کرے ہے۔
فقہ تعلیف: کس اصل مسئلہ کا حکم، کسی فریضی مسئلے پر اس وہ سے لاگر نہ لے دوں میں
دللت مندرجہ یہو۔

اقسم قیامیں:

- 1- قیاسیں جملیں: واضح مشابہت
- 2- قیاسیں فضیلیں: عالت کی گمراہی میں لشیء
- 3- قیاس مع الفاروق: قیاس باطل (جب عالت میں ہر قبیلہ)

امام احمد بن حنبل :

"قرآن کے بعد سنت یعنی دین کا ستوں ہے، اور اس کے بغیر شریعت ناقصر ہے۔"

امام مالک :

"مردین کے ملک و سنت کے فرق بہ جانا جائے گا، کیونکہ وہ نبی کے زمانے کے آثار پر قائم ہے۔"

سنن کی حفاظت:

ارش نے قرآن کے ساتھ سنت کی حفاظت کا جھی انتظام فرمایا۔ صاحب کرام نے بھی بنی کے اقوال یاد کیے تابعین نے انہیں کلمہ۔ اور بعد میں صدر میں نے لہز اروں احادیث کو جانی اور مرتب کیا۔ اس سے صحیح بناری، صحیح مسلم، سنن الی راوی، ترمذی، سنانی اور ابراہیم ما جسکی تدوین یوتھی ہے۔

خلافت:

سنن کا فرقہ کا روسراستون ہے۔ یہ قرآن کے احتمام کو واضح، عملی، لفظی شکل درج ہے فقة اگر رخصت ہے تو سنت اس کی مذاخیں اور رچل ہیں۔

3- اجماع:

لغوی معنی: اجماع کے معنی اتفاق کرنا یا مجمع یوں کہے جیں۔
صطلاحی معنی: اسلامی فقہ میں اجماع اس بات کو کہتے ہیں۔

"کسی مفہوم کو دو رکے تمام محتدین کا کسی شرطی مسئلہ پر اتفاق کرنا" یعنی اگر کسی زمانے میں جتنے بھی محتدین عالم موجود ہوں، وہ سب کسی ایک مسئلہ میں متفق ہوں۔ تو اس کو اجماع کہا جائے گا۔

یہ اتفاق قرآن و سنت کے بعد سراسر بینلے کی ماخذ ہے۔

اجماع کی اقسام:

1- جامع دریغ: جس میں تمام علماء نے واحد ہو رہا ہے اور کسونے اختلاف کیا ہے موقوف ہی رہیں۔

2- اجماع سلسلی: بعض علماء نے رائے دی باقی خاموش رہے اور کسونے اختلاف کیا ہے اجماع کیلائیں۔

3- اجماع صواب: اگر اجماع میں ایک کے درمیں ہو ایک تو اجماع میں کلہا ناہیں۔ ایک اجماع کے فرقہ کے فرد کیلئے اہم مسلطہ (ایل علم) کا مکمل اتفاق میں ایک

4- اجماع احت: کچھ فرقہ کے فرد کے درمیں ہو ایک تو اجماع میں کلہا ناہیں۔ مگر زیادہ تعداد کیلئے جو ایل علم محسوس کر دیا جائے، اسے

• بس رسول نے اپنی اطاعت کی، اس نے ارشادی اطاعت کی۔ (النساء: 68)

سنن کی اقسام:

سنن کی تین اقسام ہیں:

• سنت قولی: ہم کے ارشادات قولی سنت کی لائے ہیں۔

مثال: اعمال کا داروں میں نبیوں کی لائے ہیں۔

• سنت فعلی: ہم کے اعمال سنت فعلی کی لائے ہیں۔

مثال: آپ کا نماز پڑھنے کا طریقہ۔

• سنت تقریری: ہم کی خاموش منظوری سنت تقریری کی لائے ہیں۔

مثال: حمار کے بعض اعمال جنہیں آپ نے تسلیم کیا۔

سنن تاسیس فتحی احوال:

سنن سے فتحی احتمام ملنے ہیں۔ کچھ درج

ذبل ہیں:

• ممتاز: "منار پڑھو ابست جسے تم پڑھے پڑھنا رکھتا ہو۔" (بنواری)

• حج: "میرے طریقے سے اپنے حج کے مناسک سلکو۔" (مسلم)

• زکوہ: سنن سے معلوم ہوا کہ زکوہ کس مال پر فرض ہے، کس نصاب میں واجب ہے۔

فقہا کے اقوال:

• امام شافعی:

سنن قرآن کے لیم صحنی ہے، جس سنت

"کو رکھا اس نے قرآن کی تفسیر کو درکھا۔"

١- تیاری : قرآن نے انسانی تعلقاً ت، تیاری اور عدل کے اصول بیان کیے۔

2- نکاح : "اُرثہ نے تیاری کو عدال اور سور کو حراً خردار دیا۔" (البقرة: ٢٧٥) "مودودی میں میں جو میں پسند ہے ان سے نکاح ہوتا ہے" (النساء: ٥٣)

• وِدَاعَتْ : "اللَّهُ تَعَالَى میں تمہاری اولاد کے بارے صحن وہیت کرتا ہے" (النساء: ١١)

مُدْلِلُ وَأَنْهَافُ :

"بَشَّرَ اللَّهُ أَنْفَاقَ اُور احسانَ حُكْمَ دیتا ہے" (آلہ: ٩٥) بی آیت فقہ اسلامی میں عدالت، حکومت اور حقوق کے نظام کی رو حے۔

وِقْتُ حِلَاكَرَ اَقْوَالُ :

• امام شافعی[ؑ] قرآن فقہ کا بیلا ماذن ہے جو اس سے نہ لے وہ فقہ نہیں جانا۔
• امام ابو حیان[ؑ] قرآن سے نکل بضریفقت، کا کوئی دروازہ کھل نہیں سکتا۔

• امام زر العین[ؑ] قرآن ۹۰٪ سہ زرے لے جس سے فقہ کر قائم پسند نہ کر لے ہیں -

خَالِصَهُ : قرآن مجید فقہ اسلامی کی بنیاد، روح اور اصل صاخز ہے۔ یہی وہ سیر جسے

کو زندگی میں نافذ کرنی ہے۔ قرآن فقہ کو اصول ریتا ہے اور فقہ قرآن

سُنْنَتُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) :

لِعْلَافَدَ : سنت بنی کرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اقوال، افعال اور تقریرات

یہ مسئلہ ہے۔ یہ قرآن کے بعد و سرا بینا کی ماخذ فقہ ہے۔ سنت قرآن کی عملی تفسیر اور تشریح ہے۔

ڈاکٹر محمد احمد نازی فرماتے ہیں، "سنت دراصل قرآن کا ظالمی پیکر ہے، قرآن حکم دینتے ہیں اور سنت اس برمیں کا طبقہ سکھاتا ہے"

قُرْآنِ مَبِيرِ سُنْنَتٍ اَلْيَ حِدْسَتِ دِينِ :

• جو کچھ رسول میں رہے وہ لو اور جس سے روکن اس سے (الشور: ٥٧)

رک جاؤ۔

قرآن مجید لیکر فقہ کا پھر لامانخز:

نعتیفہ: قرآن مجید ارشاد کا وہ کلام ہے جو دھنرت محدث (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی کی صورت میں نازل ہوا۔ یعنی فقہ اسلام کا یہ لا ایم مانع فقہی اصول، احکام اور اذکار میں قرآن بین سے ارزیکی کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد احمد مازی فرماتے ہیں :

اسلامی فقہ کا پھر لاسرچنٹر قرآن مجید ہے۔ فقہا کی مقام کو منشیں دراصل قرآن کے احکام کو سمجھنے اور ان پر عمل کے لیے ہیں۔

قرآن رسم صرف عمادات تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے ہمہ لوگ کے لیے رہنمائی قرآن کرتا ہے۔ عبادت، محیثت، صراحت، عمل، تیاریت، اور تعلیم۔ سب کے بینا ری اصول قرآن میں مدد و رہیں۔

قرآن سسطقہ احکام اذکر نکال طبقہ:

فقہا کا کرامہ نے قرآن سے شرعی احکام اذکر نے کے لیے اصول استنباط بنائے، جنہیں ذالم استنباط کہا جاتا ہے۔ ان صیل بھار بہنا دی دراصلیں شامل ہیں:

- دلالت لفظ: آیت کے ظاہر معنی سے بخلافست حکم اذکر نہیں۔
- اشارہ اللفظ: کسی آیت کے فہمی یا اشارتی مفہوم سے حکم حاصل نہیں۔
- اقتضانا لفظ: ایسی مراد بینا جو معنی لو مکمل کرے۔
- مضمونی الففت: آیت کے مضمون کا الٹ سے سے سے حکم لینا۔ اسی بینا (پیر فقہا) نے حنفی مسالم میں اجتہاد کیا۔

عمدات: قرآن خوبیات کے بنیادی احکام بیان کیا گیا۔

- 1- ممتاز: "مانزا قائم کرو دن کے ڈھنلنے سے رات کے اڑھیرنگ۔" (بی اسرائیل: 67)
- 2- زلوۃ: "اور زلوۃ ار اگرو" ॥

فقہ کی تاریخ:

فقہ کے ارتقا کے تین ادوار ہیں :

۱- پہلی نبوی (صلوٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم): تمام احکام برداہ راست و حنفی سے معلوم ہوتے تھے۔

۲- علیحدہ عوامیاتیں: نئے مسائل برمصاہی پر ز قرآن و سنت کی روشنی میں احتیاد کیا۔

و- علیحدہ تدوینیں: امام ابو حیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام ابوبن حنبل نے فقیہی مکاہنہ، فکر قائم کیا۔

ثاکر محمد الحنذی فرمائے ہیں:

||، فقہ اسلامی قانون کی بنیاد اور امت کے فکری انتقاد کا منہمن ہے۔ ||

فقہ کے ماذن

پہنچدی ماذن:

فقہ کے پھر بینا (ی) ماذن ہیں :

- قرآن مجید
- سنت
- اجماع ائمہ
- قیاس

سلفی ماذن:

ان کے ملاوہ ثانی ماذن ہی درج ذیل ہیں :

- اسہب جنہار
- استحقاق
- مہماں مدرسہ
- عرف
- قولِ حمایتی
- شرائع من قبلنا
- سر الزرائع
- استھناب

یعنی علم فقہ معلی زندگی صیں شریعت کا نفاذ ہے -

فقہ کی اہمیت

فقہ کی اہمیت: فقہ انسان کو اُنہے کی مرہنی کے مطابق زندگی گزارنے کی راہ دکھانا ہے -

حوالہ المحتد: فقہ اسلامی قانون، سیاست، اوقاف اور معینت کی بنیاد پر ہے -
صلح الحبست: فقہ اسلامی قانون، سیاست، اوقاف اور معینت کی بنیاد پر ہے -
النظامی المحتد: فقہ انسان کے روزمرہ اعمال کو درست سہمت دیتا ہے -
قرآن صیں ارشاد (۱۴):

لَيَتَنْفِعُوا فِي الدِّينِ

|| تَأْلِه وَهُدْبَنِ سَمْجُو بُو جُو حَاصلُرَبِّنِ - ||

(التوہب : ۲۲)

اپنے ذخیرہ مایا:

|| اللَّهُ جَسَلَ كَسَاتِهِ صَلَانِي كَارَادَهُ كَرَتَانِي
اسے دن کی سمجھ بوجو بطاہرتا ہے۔

(انصاری و مسلم)

فقہ اسلام کی دیرہ و کی ہدیت ہے۔ یہ وہ علم ہے جو قرآن کی تعلیمات کو عملی شکل دیتا ہے۔ اگر فقہ نہ ہوتا تو قرآن کی معنی نظری ہر ایات دہ جاتا۔
ڈکٹھ مودا ہمدانی فرھا تپیں:

|| "فقہ وہ نظامِ علم یہ جس نے اسلام کو ایک مکمل عمل
مزین بنا دیا ہے۔ فقہ نہ ہوتا تو شریعت مصطفیٰ و عقائی
کا بمحورِ جانی مگر فقہ نے اسے عمل کا نظام بنا دیا۔"

فقہ کے اہم زمادات

فقہ کے دو بڑے حصے ہیں:

1- عملیات:
ہماز، روزہ، حج، زکوٰۃ — جن کا تعلق اُنہے اور بندے سے ہے -

2- علمیات:
نکاح، نیفادت، عدا شت، عوول، سیاست — جن کا تعلق بندے اور بندے

سے ہے -

فہ دو حصے ہیں (۱) صیغہ انسنا (۲) کامنہ اور کتاب